السنۃ والحدیث

مولانا عزیز زبیدی منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ

کام بُرے اور توقعات نیک

خدا نافہمی اور خدا ناشناسی کی شکلیں!

۱۔ نادان لوگ

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

"اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوٰھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللہِ" (رواہ الترمذی)

"دور اندیش وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے تقاضوں کے لیے (بھلے) کام کیے!"

اور کوتاہ اندیش وہ شخص ہے جس نے اپنی ذات کو بہیمی خواہشات اور نفسانی تحریکات کے پیچھے لگا دیا اور خدا سے نیک امیدیں (بھی) باندھ لیں۔

ایسے دور اندیش جو کل کی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتے ہوئے شاید ہی ڈھونڈے سے کوئی مل جائے، لیکن قدم قدم پر ایسے شیخ چلیوں کی منڈیاں لگی ہوئی آپ دیکھیں گے جو سومنات کی طرف رُخ کیے سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں مگر دل ہی دل میں یہ خیالی پلاؤ بھی پکائے جا رہے ہیں کہ:

——— بس ابھی بیت اللہ کو پہنچے!

شب و روز سیاہ کاریوں میں غرق، مگر توقعات یہ کہ ان شاء اللہ آخرت روشن ہو جائے گی۔ یہ ذہنیت جہاں احمقانہ ہے وہاں ایسے لوگ عموماً اپنی زندگی کے لیل و نہار پر نظرِ ثانی کرنے کی توفیق سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اس لیے سیاہی گہری اور آخرت مزید سے مزید تر بوجھل ہوتی چلی جاتی ہے۔

۲۔ باتیں حکیمانہ کام ظالمانہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلَّ مُنَافِقٍ یَّتَکَلَّمُ بِالْحِکْمَۃِ وَیَعْمَلُ

بِالْجَوْرِ"۔ (شعب الایمان للبیہقی)

فرمایا:

"پس اس امت کے سلسلے میں ہر اس منافق کے بارے میں میرا دل دھڑکتا ہے جو باتیں (تو) حکیمانہ کرتا ہے اور کام سارے ظالمانہ اور غیر منصفانہ۔"

پس آج کل بھی اسی طمع سازی کا چلن عام ہے، بڑے بڑے فیلسوف، بڑے متکلم، بڑے دانائے راز، بڑے حکیم اور بڑے زیرک انسان باتوں باتوں میں بیٹھے موتی بکھیر رہے ہوں گے، مگر ان کی زندگی کا پراگندہ کباڑ خانہ ہوگا، جن میں کوئی بھی شے سالم اور بے داغ نہیں ملے گی؛ دین و ایمان اور آخرت کے سلسلے کی کوئی بھی چیز ان کے ہاں محفوظ نظر نہیں آئے گی!

افسوس یہ کہ، عوام بھی کچھ ایسے کند ذہن جوہری ان کو ملے ہیں، جو صرف ان کی باتوں پر تو سر دھنتے ہیں لیکن ان کے کردار اور اعمالِ حیات کی ترازو میں ان کی کسی بھی بات کو نہیں تولتے۔ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ!

۲۔ خدا باتوں کے ساتھ کاموں کو دیکھتا ہے

"عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

إِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ أَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ۔

فَإِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا إِلَيَّ وَوَقَارًا وَإِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ"۔ (دارمی)

فرمایا: اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ:

"میں دانائے راز کی ہر (حکیمانہ) بات قبول نہیں کیا کرتا بلکہ میں صرف اس کی بے چینیاں اور دلی دلچسپیاں قبول کرتا ہوں۔

تو اگر اس کی بے چینیاں اور قلبی دلچسپیاں، میری رضا کے حصول کے لیے ہیں تو گو وہ کچھ بھی نہ بولے میں اس کی خاموشی کو بھی اپنی حمد اور احترام تصور کر لیتا ہوں۔"

بہر حال جو لوگ خدا کو باتوں سے بہلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، غالباً وہ خدا کو نہیں سمجھے اور نہ اس کے حریم ناز کی نزاکتوں اور لطافتوں کا انھوں نے احساس کیا ہے۔ ذاتِ برحق، حق ہے اس لیے وہاں حقیقت پسندی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، سطحیات سے خدا کو بہلانا خدا ناشناسی کی بدترین مثال ہے۔

۴۔ اس کی نگاہ تمہارے دلوں اور اعمال پر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ" (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

فرمایا: یقین کیجئے!

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور روحِ دولت کو نہیں دیکھتا۔ اس کی نگاہ تو تمہارے دلوں اور اعمال پر رہتی ہے۔"

یعنی بات شکل وصورت کی نہ کیجئے، یہ بتایئے! کہ دھیان کدھر کو ہے اور تمہارے کام کیسے ہیں؟ غالباً ایسا حسین سانپ تو آپ بھی پسند نہیں کرتے جس میں زہر بھرا ہے اور نہ ایسی پیاری اور دلکش ڈبیہ آپ پسند کریں گے جس میں مشک وعنبر کے بجائے غلاظت، گندگی اور نجاست بھری ہو، پھر کیا وجہ ہے کہ آپ خدا سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ ان حسین اور دلآویز چہروں کو شرف باریابی بخشیں گے جن کے اندر سے بد عملی کی عفونت پھوٹ پھوٹ کر پھیل رہی ہو؟ یا اس سونے کو کوئی کیا کرے گا، جو آگ پر دھرا ہوتا ہے، یہی سونا چاندی ہی تو ہوگا جسے تپا تپا کر اور گرم کر کر کے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ لے بھنگڑو! اور دھاجڑو! ان ڈھیروں کا مزہ چکھو! (ملاحظہ ہو سورہ توبہ ع۔ پ)

"يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ"

جہاں مال و دولت کا انجام یہ ہو، اسے کوئی کیا کرے، ناس ہو اس سونے کا جو کان پھاڑے۔
بہر حال خدا کو آپ کی ان صورتوں اور مال و دولت کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو ان سب چیزوں کا داتا ہے۔ اگر آپ کو دلچسپی ہے تو ان کے پیچھے گندگی کے ڈھیروں کو چھپانے سے پرہیز کریں اور بد عملی کی آگ میں گرم کر کے اپنی حیات کے مختلف حصوں کو داغنے سے باز رہیں۔

۵۔ یہ چیزیں قابلِ رشک نہیں ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَّا يَمُوْتُ يَعْنِي النَّارَ" (مشکوٰۃ بحوالہ شرح السنۃ)

"مال و نعمت دیکھ کر کسی بے حیا انسان پر ہرگز رشک نہ کیجئے کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد وہ کہاں پہنچنے والا ہے؟ خدا کے ہاں (تو) اس کے لیے (بس) ایک لازوال سلسلۂ عذاب ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگا۔"

اسی قسم کے ایک رشک کا ذکر قرآن نے بھی کیا ہے۔ قارون کی ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر دنیا پرست بول اٹھے، اس کی کیا ہی کہنے! ایسا ساز و سامان نصیب ہوتا۔ خدا شناس طبقہ بولا۔ "اصل دولت نیک عمل اور ایمان ہے۔ بشرطیکہ کسی کو صبر و حوصلہ کی توفیق ملے۔" اگلے دن جب اپنے کرتوتوں کی پاداش میں قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا تو وہی لوگ بول اٹھے :

"الٰہی! تیرا شکر ہے، تیرا کرم نہ ہوتا تو ویسے ہو کر ہم بھی ویسے ہی انجام سے دوچار ہو جاتے؟!

"فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۝ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ"

(پ۲۰۔ القصص ع ۸)

خدا کے نزدیک قابلِ رشک ایمان اور عملِ صالح ہے، اگر ان کے ساتھ مال و دولت اور اقتدار بھی مل جائے تو وہ سلیمانی ہے، اگر ہمراہ یہ تحفے نہ ہوں تو پھر یہ "سلمانی" ہے، بہرحال ایمان اور عملِ صالح کے بعد جو نسی بھی صورتِ حال نصیب ہو جائے ایک مومن کے لیے رحمت بھی ہے اور ترقیٔ درجات بھی اور اگر ایمان اور عملِ صالح سے دامن خالی ہو تو مالی فراوانی قارونیت ہے، اور اقتدار فرعونیت، اگر ایمان کی طرح مال و دولت سے بھی دامن تہی ہو تو سب سے بڑا ابتلاء، آزمائش اور اندیشے!

۶۔ بے ایمانی کے باوجود خوشحالی استدراج!

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

"اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟

" فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ " (احمد)

فرمایا:

" جب آپ یہ دیکھیں کہ: ہزار نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو اپنی پسندیدہ چیزیں عطا کیے جاتا ہے تو سمجھ لیجئے! کہ یہ اس کو پکڑنے کے لیے ایک الٰہی تدبیر ہے۔"

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

" جب وہ لوگ اس نصیحت اور فہمائش کو بھول گئے جو ہم نے انہیں کی تھی (تو) ہم نے ان پر ہر شئے کے دروازے (چوپٹ) کھول دیئے، یہاں تک کہ جب ان عطیات پر (شکر بجا لانے کے بجائے) اترانے لگے (تو) ہم نے ان کو یکایک پکڑ لیا، چنانچہ (اس پر) وہ بے آس ہو کر رہ گئے۔"

یوں محسوس ہوتا ہے کہ:

آج کل خوشحالی کا جو دَور دَورہ ہے، وہ شاید اسی استدراج کی ایک شکل ہے۔ بہرحال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق مال و دولت اور نعمتوں و خوشحالی کی یہ فراوانی اخدا کی خوشنودی کی علامت نہیں ہے، بلکہ اس میں یہ خدشہ مضمر ہے کہ کہیں یہ ابتلاء اور آزمائش کی کوئی الٰہی تدبیر نہ ہو۔ باقی رہے دنیا دار لوگ تو وہ تو پہلے بھی اسے خدا کی خوشنودی اور پسندیدگی کا نشان اور معیار تصور کرتے تھے اور اب بھی یہی خیال کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں اپنی بدعملی اور روز و شب کے محاسبہ کی توفیق نصیب بھی نہیں ہو رہی!

وی پی آرہا ہے

● اگر آپ کے نام آنے والے محدث پر " اس شمارے پر آپ کا چندہ ختم ہے " کی مہر لگی ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو فی الفور اپنا زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دینا چاہیے، ورنہ آئندہ شمارہ آپ کی خدمت میں بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے گا۔ (منیجر)